از : جناب محمدؐ یاسین عابدؔ

پادری برکت اے خان کے
چند اعتراضات کا ایک جائزہ

"صفات نبوت اور شانِ رسولؐ" کے صفحہ ۸ پر پادری برکت اے خان صاحب کلامِ الٰہی قرآن پاک پر اس طرح طنز کرتے ہیں کہ" بزرگ موسےٰ نبی کے والد کا نام عمرام اور والدہ کا نام یوکبد تھا، بھائی کا نام ہارون اور بہن کا نام مریم تھا۔ جو لاوی کے قبیلہ سے تھے۔ (گنتی ۲۶ : ۵۹) لیکن مسیح یسوع کی والدہ ہارون کی بہن نہ تھی"

غور فرمائیں قارئین، چونکہ قرآن پاک میں ہے کہ لوگوں نے مریمؑ کو اُخت ہارون کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ اس لیے پادری صاحب قرآن مجید کے بیان کی تردید کے لیے لکھتا ہے کہ" مسیح یسوع کی والدہ ہارون کی بہن نہ تھی"۔

جواباً عرض ہے کہ پادری صاحب کے اعتراض کا جواب، ماہنامہ کلامِ حق دسمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۴ کی سطر ۱۴، ۱۵ میں پادری عنایت اللہ مجاہد صاحب نے دے دیا ہے کہ" قرآن میں خداوند مسیح کی پیدائش کا جو بیان ہے، اُس کے مطابق خُدا نے ایک پاکیزہ عورت مریم کو چُنا جس کو عزت کے طور پر "اُخت ہارون" کا لقب خُدا کی طرف سے دیا گیا۔ اور اُسے بنتِ عمران بھی کہا گیا"

انجیل متّی ۱ : ۱ میں مسیحؑ کو ابراہیم کا بیٹا اور داؤدؑ کا بیٹا کہا گیا ہے۔ حالانکہ آپ ان حضرات کی نسل سے تو ہیں لیکن ان کے بیٹے نہیں۔ پوری قوم بنی اسرائیل خود کو بنی اسرائیل یعنی اسرائیل کے بیٹے کہلاتے ہیں حالانکہ وہ اسرائیل کے بیٹے نہیں ہیں۔

حضرۃ مریمؑ ہارونؑ کی اولاد سے تھیں اس لیے یہود آپ کو اخت ہارون کہتے تھے۔

مذکور کتاب صفحہ پر سرورِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں اس طرح گستاخی کی گئی ہے کہ" جو شخص خود ہی بیمار رہ کر وفات پا جائے وہ برحق معجز نمانبی کس طرح ہو سکتا ہے؟ نیز خُدا کے آسمانی بیٹے زندہ مسیح مصلوب کا منکر صادق القول نبی نہیں ہو سکتا"

جواباً عرض ہے کہ بائبل مقدس ایوب ۱ : ۸ سے حضرت ایوب کا نبی ہونا ثابت ہے۔ بائبل گواہ ہے کہ آپ طویل بیماری میں مبتلا رہے آپ کے جسم میں جگہ جگہ ناسور پھوٹ پڑا لیکن آپ کی شانِ نبوت میں کوئی فرق نہ آیا۔ قرآن و بائبل آج تک حضرت ایوب کو خُدا کا سچا نبی تسلیم کرتے ہیں نیز بائبل میں ہے کہ حضرت موسٰی ٹھیک سے بول بھی نہ سکتے تھے کیونکہ آپ کی زبان میں لکنت تھی کیا یہ مرض نہیں ؟ کہ انسان پوری طرح سے اپنا مدعا بھی بیان نہ کر سکے۔ حضرت موسٰی تاحیات اسی علالت میں رہے۔ کیا آپؑ کی شانِ نبوت میں فرق آیا ؟ ہرگز نہیں۔

پادری صاحب کا عقیدہ بھی عجیب چوں چوں کا مربہ ہے کہ ایک طرف تو کسی نبی کو بُخار ہو جانا بھی اس کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں تو دوسری طرف انبیاء کرام سے ایسے ایسے گناہ منسوب کرتے ہیں جو ایک کمینہ انسان بھی نہیں کرتا۔ مثلاً فلاں نبی نے پہلی رات شراب پی کر پہلوٹھی بیٹی سے زنا کر کے اُسے حاملہ کر ڈالا اور پھر چھوٹی بیٹی سے بھی دوسری ہی رات شراب پی کر زنا کر ڈالا اور چھوٹی بھی حاملہ ہو گئی۔ اس فعلِ قبیح کے بعد بھی اُس کی شانِ نبوت میں فرق نہ آیا، یا پھر یہ کہ فلاں نبی نے مکان کی چھت پر چڑھ کر پڑوسن کو ننگی نہاتے ہوئے دیکھا پھر اُس پڑوسن کو گھر بلوا کر اس سے جبراً زنا کر کے اُسے حاملہ کر ڈالا پھر گناہ پر پردہ ڈالنے کے لیے اُس کے شوہر کو قتل کروا کر پڑوسن سے شادی رچا لی۔ یا فلاں نبی نے سونے کا بچھڑا بنا کر خود بھی اُس کی پوجا کی اور پوری قوم کو بھی اس کی پوجا کا حکم دے دیا۔ یا فلاں نبی آخری عمر میں مرتد ہو گیا۔ بت پرستی کے بت خانے تعمیر کروائے اسی حالتِ کفر میں وفات پائی پھر بھی شانِ نبوت کے ٹھاٹھ باٹھ ہیں۔ یا پھر یہ کہ فلاں نے اپنی بیوہ بہو سے زنا کر کے اُسے حاملہ کر ڈالا یا پھر فلاں بڈھے نبی نے جھوٹ بول کر ایک دوسرے نبی کو عذابِ الٰہی میں مبتلا کر ڈالا۔ یہ خُدا بھی خوب ہے کہ جھوٹ بولنے والے نبی کو تو کچھ نہ کہا لیکن جس سے جھوٹ بولا گیا اُسے مار ڈالا۔

حضرت مسیحؑ سے منسوب ایک قول انجیل یوحنا میں اس طرح ہے "جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں،" (یوحنا ۱ : ۸)

انبیاء کرام سے متعلق بائبل مقدس میں ہے کہ "نبی سے کاہن تک ہر ایک دغا باز ہے کیونکہ وہ میرے لوگوں کے زخم کو یوں ہی سلامتی سلامتی کہہ کر اچھا کرتے ہیں حالانکہ سلامتی نہیں ہے کیا وہ اپنے مکروہ کاموں کے سبب سے شرمندہ ہوئے ؟ وہ ہرگز شرمندہ نہ ہوئے بلکہ وہ لجائے تک نہیں اس واسطے وہ گرنے والوں کے ساتھ گریں گے۔ خداوند فرماتا ہے جب میں اُن کو سزا دوں گا تو پست ہو جائیں گے (یرمیاہ ۶ : ۱۳-۱۵)

"نبیوں کی بابت میرا دل میرے اندر ٹوٹ گیا (یرمیاہ ۲۳: ۹)
"نبی اور کاہن دونوں ناپاک ہیں ہاں میں نے اپنے گھر کے اندر اُن کی شرارت دیکھی خداوند فرماتا ہے اس لیے اُن کی راہ اُن کے حق میں ایسی ہو گی جیسے تاریکی میں پھسلنی جگہ وہ اس میں رگیدے جائیں گے اور وہاں گریں گے خداوند فرماتا ہے میں اُن پر بلا لاؤں گا (یرمیاہ ۲۳: ۱۱/۱۲)
"میں نے سامریہ کے نبیوں میں حماقت دیکھی ہے انہوں نے بعل کے نام سے نبوت کی اور میری قوم اسرائیل کو گمراہ کیا۔ میں نے یروشلم کے نبیوں میں بھی ایک ہولناک بات دیکھی۔ وہ زناکار جھوٹ کے پیرو اور بدکاروں کے حامی ہیں یہاں تک کہ کوئی اپنی شرارت سے باز نہیں آتا۔ (یرمیاہ ۲۳: ۱۳، ۱۴)۔
"اسی لیے رب الافواج نبیوں کی بابت یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں اُن کو ناگدونا کھلاؤں گا اور اندراین کا پانی پلاؤں گا" (یرمیاہ ۲۳: ۱۵)۔ یروشلم کے نبیوں سے ہی تمام ملک میں بے دینی پھیلی ہے (یرمیاہ ۲۳: ۱۶)

قارئین کرام غور فرمایا آپ نے انبیاء کرام سے متعلق پادری برکت اے خاں صاحب کا عقیدہ؟ معلوم ہوتا ہے کہ پادری محترم کے عقیدہ کے مطابق مذکورہ تمام عیوب کا کسی نبی میں موجود ہونا اُسے بخار ہو جانے سے بہتر ہے کیا پادری صاحب کے علم میں اتنی سی بات بھی نہیں بخار کی حالت میں رحلت فرمانا لعنت کی موت مرنے سے لاکھ گنا بہتر ہے؟

رہا پادری محترم کا یہ فرمانا کہ "مسیح کی مصلوبیت کا منکر صادق القول نبی نہیں ہو سکتا" جواباً عرض ہے کہ سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت کے کفار نے بھی صادق و امین تسلیم کیا ہے آپ کے ایسا کہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں تو کوئی فرق نہیں آیا۔ باقی رہا واقعہ تصلیب مسیح تو انسائیکلو پیڈیا بائبل کا اسے سچائی اور راویت کا ملغوبہ قرار دیتا ہے اور ان بیانات میں سے ایک بھی پورا نہیں اترتا (کالم ۲۴۵۲)

صفحہ ۲۱ پر پادری صاحب اس طرح جہاد کی مخالفت کرتے ہیں کہ "کسی سچے نبی کو اپنی نبوت اور اپنا الہام الٰہی منوانے کے لیے اپنی قوم پر کسی قسم کی سختی یا تشدد یا جنگ و جہاد مسلط کرنے کا خیال اور ضرورت پیش نہ آئی"

واحد خدا کی عبادت چھوڑ کر جب قوم بنی اسرائیل نے سونے کے بچھڑے کو معبود بنا لیا تو حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ایک ہی دن میں تین ہزار آدمیوں کو قتل کروا دیا (دیکھو خروج

۳۲:۲۷-۲۸) جہاد ہمیشہ سے ہی انبیاء کے پیشِ نظر رہا ہے۔ طوالت کے خوف سے چند حوالہ جات درج کیے جا رہے ہیں۔ قارئین بائبل سے مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

(استثنا ۲۰ : ۱۰، ۱۷ = ۷ : ۱ و ۵ = ۱۳ : ۱ و ۱۸ = ۱۷ : ۲، ۳۔ خروج ۲۳ : ۲۳ = ۳۴ : ۱۲ = ۲۳ : ۲۰ = ۳ : ۲۱ = ۱۲ : ۳۵ = ۳۲ : ۲۵ = گنتی ۳۳ : ۵۱، ۵۶ = ۲۵ : ۱ و ۹ = ۳۱ : ۱ و ۱۲، اور باب ۳۱ پورا پڑھ جائیں = یوشع باب ۱ تا باب ۱۲ = قضاۃ ۱۵ : ۱۵ ۱۔سموئیل ۲۷ : ۸ یسعیاہ ۸ : ۱ = ۲۔سموئیل ۸ : ۲ = ۱۰ : ۱۸ = ۱۲ : ۲۹۔
۱۔سلاطین باب ۱۸ پورا = پیدائش ۱۴ : ۱۴ عبرانیوں ۱۱ : ۳۲-۳۴۔ اور استثنا ۲۱ : ۱۰ و ۱۳۔)

صفحہ ۱۴، اور صفحہ ۳۶ پر پادری صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمی ہونے پر اعتراض کرتے ہیں جواباً عرض ہے کہ آنحضرت یوں تو اُمی ہیں کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُستاد نہیں ہے۔ وہ نبی ہی کیا جو کسی غیر نبی کا شاگرد ہو۔ پادری صاحب ہمیں بتائیں کہ حضرت موسےٰ علیہ السّلام کا اُستاد کون تھا۔ ایلیاہ علیہ السّلام، یرمیاہ علیہ السّلام، یسعیاہ علیہ السلام یوحنا دینے والا اور یسوع مسیح کا استاد کون تھا کیا آپ بتا سکتے ہیں؟

"نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے کہ وہ سب خُدا سے تعلیم یافتہ ہوں گے۔ (یوحنا ۶: ۴۵)

"اور تیرے سب فرزند خداوند سے تعلیم پائیں گے (یسعیاہ ۵۴ : ۱۳)" اور ہم اُن باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں۔ (کرنتھیوں ۲ : ۱۳)

ایک دفعہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام ہیکل میں تعلیم دے رہے تھے کہ لوگ آپ کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر دنگ رہ گئے "پس یہودیوں نے تعجب کر کے کہا کہ اس کو بغیر پڑھے کیوں کر علم آگیا (یوحنا ۷ : ۱۵)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

گزشتہ دنوں کوہاٹ کے بزرگ عالم دین مولانا حبیب گلؒ اور سیالکوٹ کے ممتاز صحافی ہفت روزہ الجمعیۃ کے ایڈیٹر محمد نعیم آسیؒ ٹریفک کے حادثہ میں جاں بحق ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
ہم ان دونوں راہنماؤں کی اس ناگہانی موت پر ان کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ (ادارہ)